كيفية صلوة النبي ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی نماز

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ



كيفية صلوة النبى

رسول اللہ ﷺ کی نماز

تالیف: سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

ترجمہ: ابو نعمان بشیر احمد

نظر ثانی: ابو عبداللہ محمد عبدالجبار



دارالسلام
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
الریاض ہیوسٹن لاہور



دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
لندن • ہیوسٹن • نیویارک

ہیڈ آفس : پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب
فون : 4033962-4043432 (1 00966) فیکس :4021659
ای میل: darussalam@naseej.com.sa بک شاپ فون وفیکس:4614483

جدہ فون وفیکس : 6807752 الخبر فون: 8692900 فیکس: 8691551
شارجہ فون : 5632623 فیکس 5632624 (009716)

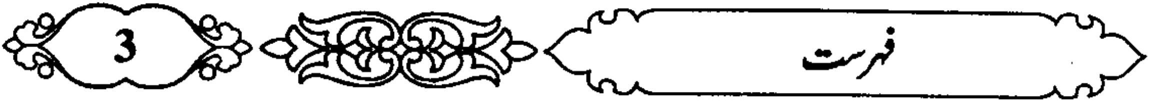
پاکستان : ① 50 لوئر مال نزد ایم ۔ اے ۔ او کالج لاہور فون:7232400 - 7240024 (42 0092)
فیکس:7354072 ای میل:darussalampk@hotmail.com
② رحمان مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اُردو بازار' لاہور فون:7120054 فیکس:7320703

لندن فون :5202666 فیکس : 5217645 (208 0044)
ہیوسٹن فون :7220419 فیکس :7220431 (713 001) نیویارک فون : 6255925 (718 001)
Website: http://www.dar-us-salam.com

تعداد : 1100 ایڈیشن : جون 2002

مطبع :  احمد پرنٹنگ پریس 50 لوئر مال۔لاہور فون 7240024





فہرست

نماز نبوی کا طریقہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِهِ وَرَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ: أَمَّا بَعْدُ

یہ مختصر رسالہ نبی ﷺ کی نماز کے بارہ میں ہے۔ میں نے اس کو ہر مسلمان مرد اور عورت کی خدمت میں پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ جو بھی اس طریقہ سے روشناس ہو وہ آپ ﷺ کی پیروی کرنے کی کوشش کرے' آپ نے فرمایا:

«صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ»(صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الأذان للمسافرين ....، ح: ٦٣١)

"نماز اُسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔"

ایسی نماز کا بیان حسب ذیل ہے:

(۱) مکمل وضو کرنا: اللہ کے اِس فرمان پر عمل کرتے ہوئے مکمل وضو کرے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُوا۟ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُوا۟ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ﴾ (المائدة: ٥/٦)

"ایمان والو! جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لیا کرو' اپنے سروں کا مسح کیا کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت

دھولیا کرو۔"

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

«لاَ تُقْبَلُ صَلاَةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ، وَّلاَ صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ»(صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلوة، ح: ٥٣٥)

"بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی اور خیانت والا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔"

۲ قبلہ رو ہونا: نماز پڑھنے والا قبلہ کی طرف متوجہ ہو۔ (قبلہ سے مراد کعبہ ہے) نماز ادا کرنے والا جہاں بھی ہو اپنے پورے جسم کے ساتھ قبلہ کی طرف متوجہ ہو اور قبلہ کی طرف متوجہ ہونا نماز کے لئے شرط ہے علاوہ اُن مستثنیٰ [1] مسائل کے جن کی وضاحت اہل علم کی کتب میں پائی جاتی ہے۔ فرضی یا نفلی جس نماز کا ارادہ رکھتا ہو' دل میں اس کی نیت کرے' زبان سے نیت کے کلمات ادا نہ کرے کیونکہ زبان سے نیت کی ادائیگی شریعت سے ثابت [2] نہیں ہے بلکہ یہ بدعت ہے۔ اس لئے کہ نبی ﷺ اور صحابہؓ کرام رضی اللہ عنہم نے زبان سے نیت کی ادائیگی نہیں کی۔

---

۱ نبی ﷺ دوران سفر سواری پر ہی قبلہ کی طرف منہ کر کے نفلی نماز شروع کر دیتے پھر نوافل ادا فرماتے رہتے جس طرف بھی سواری کا رخ ہوتا۔ (ابو داود ۔ کتاب صلاۃ المسافر باب التطوع علی الراحلۃ والوتر' حدیث: ۱۲۲۵۔

۲ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الفاظ سے نیت کرنا علماء مسلمین میں سے کسی ⟸

امام ہو یا منفرد اس کے لئے مسنون ہے کہ اپنے لئے سترہ بنا کر اس کی طرف نماز پڑھے کیونکہ نبی ﷺ نے اس کا حکم فرمایا ہے۔ (۱)

⬅ کے نزدیک بھی مشروع نہیں' خود رسول اللہ ﷺ' خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اس امت کے اسلاف وائمہ کرام میں سے کسی سے بھی نیت زبان سے ادا کرنا ثابت نہیں۔ عبادات مثلاً: وضو' غسل' نماز' روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ میں جو نیت واجب ہے' بالاتفاق ائمہ مسلمین کے نزدیک اس کی جگہ دل ہے۔ (الفتاویٰ الکبریٰ)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ ایسی بدعت ہے جس کا ایک ثبوت بھی نبی ﷺ سے بسند صحیح' ضعیف' مسند یا مرسل ثابت نہیں بلکہ صحابہ وتابعین سے بھی اس کا ثبوت نہیں اور نہ ائمہ اربعہ ہی میں سے کسی نے اس کو مستحسن کہا ہے....." (زاد المعاد :۱/۲۰۱)

لطیفہ : نماز ابتدا تا انتہا عربی زبان میں ہے اور ہر ذکر ودعا کے الفاظ متعین ہیں اور نیت ہر آدمی اپنی زبان میں اور اپنے انداز میں کہتا ہے' یہی اسکے جعلی ہونے پر دلیل ہے۔

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم نماز ادا کرتے وقت آگے سترہ بنالیا کرو اور اگر کوئی شخص سترہ کے اندر سے گزرنا چاہے تو اس کی مزاحمت کرو اور اس کو آگے سے نہ گزرنے دو' اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑائی کرو بے شک وہ شیطان ہے۔" (صحیح بخاری ۔ باب یرد المصلی من مرّ بین یدیه' حدیث :۵۰۹)

نبی ﷺ سترہ اور اپنے درمیان میں سے کسی چیز کو گزرنے نہ دیتے تھے ایک دفعہ آپ نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک بکری دوڑتی ہوئی آئی وہ آپ کے آگے سے گزرنا چاہتی تھی آپ نے اپنا بطن مبارک دیوار کے ساتھ لگا دیا تو بکری کو سترہ کے پیچھے سے گزرنا پڑا۔ (صحیح ابن خزیمه حدیث:۸۲۷)

③ تکبیر تحریمہ کہنا: سجدہ کی جگہ پر نظر رکھتے ہوئے ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہہ کر تکبیر تحریمہ کہے۔ ①

④ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین: تکبیر کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں ② یا کانوں ③ کے برابر تک اُٹھائے۔

⑤ سینے پر ہاتھ باندھنا: ہاتھ سینے پر اس طرح باندھے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی، جوڑ اور کلائی پر آجائے، اُن احادیث کی روشنی میں جو حضرت وائل بن حجر ④ اور قبیصہ بن ھُلب الطائی عن اَبِیۡہِ ⑤ سے مروی ہیں۔ رضی اللہ عنہما

⑥ ثناء پڑھنا: مسنون ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی، نبی ﷺ سے بیان کردہ یہ دعاء استفتاح پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا يُنَقَّى

---

① صحیح بخاری، الاذان، باب الی این یرفع یدیہ، حدیث :۷۳۸۔

② صحیح، بخاری، الاذان، باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولٰی--- حدیث :۷۳۵۔

③ صحیح، مسلم، الصلاۃ، باب إستحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ الاحرام والرکوع، حدیث :۳۹۱۔

④ سنن نسائی، باب فی الامام إذا رأی الرجل قد وضع شمالہٗ --- حدیث :۸۹۰۔

⑤ مسند احمد :۲۲۶/۵۔

الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ»(صحیح بخاري، کتاب الأذان، باب ما یقول بعد التکبیر، ح:٧٤٤)

"یا اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس قدر دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ یا اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے۔ یا اللہ! میرے گناہ (اپنی مغفرت کے) پانی' برف اور اولوں سے دھو ڈال۔"

اس کی جگہ یہ دعا پڑھنا بھی نبی ﷺ سے ثابت ہے:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ»(جامع الترمذي، باب ما یقول عند افتتاح الصلوة، ح:٢٤٣)

"یا اللہ! تو پاک ہے' (ہم) تیری تعریف کے ساتھ (تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں) تیرا نام بہت برکت والا ہے' تیری عظمت بہت بلند ہے اور تیرے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں۔"

اگر مذکورہ دعاؤں کے علاوہ نبی ﷺ سے کوئی ثابت شدہ دعائے استفتاح [1]

---

[1] رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک شخص نے کہا: «اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ....

(ثناء) پڑھ لے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ اِن دونوں میں سے کبھی ایک اور کبھی دوسری دعا پڑھی جائے کیونکہ ان میں کامل اتباع ہے۔ پھر ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)) [1] اور سورۂ فاتحہ پڑھے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لاَ صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ»(صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب وجوب القرأة للإمام ولمأموم. . . ، ح: ٧٥٦)

''جس شخص نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی' اس کی نماز نہیں۔'' [2]

اس کے بعد جہری نماز میں بلند آواز [3] سے اور سِرّی نماز میں آہستہ

← كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً)) ''اللہ سب سے بڑا ہے' بہت بڑا۔ تمام تعریفات اسی کے لئے ہیں' اور (ہم) اس کی تسبیحات صبح وشام بیان کرتے ہیں۔'' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔'' (صحیح مسلم ۔ باب ما یقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ' حدیث:۳۹۹)

[1] امام کا جہری نماز میں بھی سِرّی ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)) پڑھنا بہتر ہے۔

[2] اس حدیث اور امام بخاری کے ترجمۃ الباب سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھی نماز میں ہو' تنہا ہو یا جماعت کے ساتھ' امام ہو یا مقتدی' نماز کوئی بھی ہو اگر سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو نماز نہیں ہوگی۔

[3] حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا' نبی ﷺ نے پڑھا ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْنَ ﴾ پھر آپ نے بلند آواز سے آمین کہی۔ (جامع ترمذی ۔ کتاب الصلاۃ ۔ باب ماجاء فی التامین' حدیث: ۲۴۸) ←

"آمین" کہے۔ پھر جس قدر آسان ہو' قرآن پڑھے [1] اور بہتر یہ ہے کہ ظہر' عصر اور عشاء کی نمازوں میں اوساط مفصل [2] میں سے قراءت کرے۔ نماز فجر میں طوال مفصل اور نماز مغرب میں قصار مفصل میں سے اور کبھی مغرب میں طوال یا اوساط [3] مفصل بھی تلاوت کر لیا کرے کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت ہے اور نماز عصر کو ظہر سے مختصر پڑھنا بھی ثابت ہے۔ [4]

← رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو' جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی تو اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب جهر الامام بالتامین' حدیث: ۷۸۰)

[1] صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب أمر النبی ﷺ الذی لایتم رکوعة بالاعادہ' حدیث: ۷۹۳۔

[2] سورۂ ق تا سورۂ الناس' سورتوں کو مفصل کہا جاتا ہے۔ ان کی تین اقسام ہیں: 1 طوال مفصل: سورۃ ق تا سورۃ الانشقاق کو طوال مفصل کہتے ہیں۔ 2 اوساط مفصل: سورۃ البروج تا سورۃ القدر تک کو اوساط مفصل کہتے ہیں۔ 3 قصار مفصل: سورۃ البیّنۃ تا سورۃ الناس تک کو قصار مفصل کہتے ہیں۔

[3] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ طور تلاوت کرتے سنا۔ (بخاری' کتاب الاذان۔ باب الجهر فی المغرب' حدیث: ۷۶۵) آپ ﷺ نے نماز مغرب میں بھی سورۃ ((وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا)) پڑھی۔ (بخاری البخاری کتاب الاذان' باب القراءۃ فی المغرب' حدیث: ۷۶۳۔

[4] (مسلم' کتاب الصلاۃ' باب القراءۃ فی الظهر والعصر' حدیث: ۴۵۲-۴۵۱)

۷ **رفع الیدین کرتے ہوئے رکوع کرنا:** تکبیر کہہ کر رفع الیدین [1] کرتے ہوئے رکوع کرے اور اپنے سر اور پیٹھ کو برابر رکھے' دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں [2] پر جما دے' انگلیوں کو کھلا رکھے اور اطمینان کے ساتھ رکوع میں پہنچ کر تین [3] یا اس سے زیادہ مرتبہ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) کہے اور بہتر ہو گا کہ اس کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھے: [4]

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ»(صحيح البخاري، الأذان، باب الدعاء في الركوع، ح: ٧٩٤)

"ہمیں پالنے والے اللہ! تیری تعریفات کے ساتھ ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں' یا اللہ! مجھے معاف کر دے۔"

---

[1] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شروع نماز میں' رکوع سے پہلے' رکوع کے بعد اور دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے وقت رفع الیدین کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ (صحیح البخاری' صفة الصلوٰة' باب رفع الیدین اذا قام من الرکعتین' حدیث:۷۳۹)

رفع الیدین کے اثبات پر بے شمار صحیح احادیث کتب احادیث میں موجود ہیں۔

[2] (صحیح مسلم' الصلاۃ' باب الاعتدال فی السجود' حدیث:۴۹۸)

[3] (سنن أبی داود' باب افتتاح الصلاۃ' حدیث:۷۳۱)

[4] ابو داود' ابن ماجہ۔ اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ نے صحیح کہا ہے۔

۸ رکوع سے اُٹھنا: کندھوں یا کانوں کے برابر تک رفع الیدین کر کے رکوع سے سر اُٹھائے اور امام یا منفرد ہو تو ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه)) کہے اور رسول اللہ ﷺ سے صحیح احادیث سے ثابت یہ دعا پڑھے:

«رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، مِلْءَ السَّمٰوٰاتِ وَالأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»(صحیح مسلم، الصلوة، باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، ح:٤٧٧)

"اے ہمارے رب! تمام قسم کی تعریفات صرف تیرے ہی لئے ہیں' بہت زیادہ' پاکیزہ اور بابرکت تعریفات' آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور ہر اس چیز کے برابر جو تو چاہے۔ اے تعریف و بزرگی والے! بندے نے جو کچھ کہا (تیری تعریف کی) تو ہی اس کا سب سے زیادہ حق دار ہے' ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ اے اللہ! جو چیز تو عطا فرمائے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے وہ (چیز) کوئی (اور) عطا کرنے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تجھ سے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔"

اگر مقتدی ہو تو وہ سر اُٹھانے کے بعد یہ دعا پڑھے:[1]

«رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ . . . الخ»

اور بہتر ہوگا کہ رکوع کے بعد بھی رکوع سے پہلے والے قیام کی طرح ہاتھ سینے پر باندھے کیونکہ اس کا ثبوت اس حدیث سے ملتا ہے جو حضرت وائل بن حجر اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔[2]

---

[1] صحیح مسلم' باب ائتام الماموم بالامام' حدیث :۹۲۱)

[2] یہ حدیث' جس سے استدلال کیا گیا ہے' حسب ذیل ہے:

حضرت علقمہ اپنے والد حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز میں کھڑے ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر اپنے ہاتھ باندھ لیتے۔" (سنن نسائی' حدیث :۸۸٦)

اس حدیث سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبی ﷺ رکوع کے بعد اپنے ہاتھ باندھ لیتے تھے' کیونکہ حدیث میں اُس قیام کی حالت کا بیان ہے' جو قرأت والا قیام ہے' نہ کہ رکوع کے بعد کا قیام' اس لیے کہ اسے قیام نہیں' بلکہ قومہ کہا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس حدیث سے کسی محدث نے بھی یہ استدلال کر کے اس قسم کا باب نہیں باندھا کہ رکوع کے بعد ہاتھ باندھے جائیں' جیسے آج کل بعض اہل علم اس سے اس بات کا اثبات کر رہے ہیں۔

اس لیے جب تک کسی نص سے رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کا ثبوت پیش نہ کیا جائے' اس وقت تک اس کی مسنونیت کا دعویٰ محل نظر ہے۔ بلکہ اس صورت میں وضع الیدین (ہاتھ باندھنے) کی بجائے ارسال الیدین (ہاتھوں کو کھلا چھوڑ دینے) پر عمل کرنا زیادہ

(۹) سجدہ کرنا: تکبیر کہہ کر سجدہ کو جائے۔ اگر آسانی ہو تو پہلے گھٹنے (۱) رکھے ورنہ ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھے، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کرے، ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر (۲) رکھے اور سجدہ سات اعضاء سے ہونا چاہیئے۔ یعنی پیشانی مع ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سرے۔ (۳) اور تین یا اس سے زیادہ مرتبہ یہ پڑھے:

صحیح ہے، کیونکہ یہ ایک فطری عمل ہے، علاوہ ازیں حدیث: ((حتی یرجع العظام الی مفاصلها))

(نبی ﷺ رکوع کے بعد اس طرح اطمینان سے سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام ہڈیاں اپنے جوڑوں کی طرف لوٹ آتیں) سے اسی ارسال الیدین کی تائید ہوتی ہے۔ نیز امت کے تواتر عملی سے بھی اسی موقف کا اثبات ہوتا ہے۔ هذا ما عندنا والله اعلم بالصواب (دارالسلام)

(۱) سجدہ میں جاتے وقت گھٹنے پہلے رکھنے والی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت کو امام دارقطنی، بیہقی اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف کہا ہے جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہاتھ پہلے رکھنے والی روایت صحیح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْرُكْ کَمَا یَبْرُكُ الْبَعِیْرُ وَلْیَضَعْ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ)) "جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے۔" (ابو داود ۔ باب کیف یضع رکبتیه قبل یدیه، حدیث:۸۴۰) امام نووی اور زرقانی نے اس کی سند کو جید کہا ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی اس پر شاہد ہے۔

«سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلٰى»(صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل، ح: ٧٧٢)

”میرا بلندیوں والا رب (ہر نقص سے) پاک ہے۔“

اور بہتر ہو گا کہ اس کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھے:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ»(صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب التسبيح والدعاء في السجود، ح: ٨١٧)

”ہمیں پالنے والے اللہ! تیری تعریف کے ساتھ ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے معاف کر دے۔“

سجدہ میں کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«أَمَّا الرَّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا

حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔ (صحیح ابن خزیمہ: ۳۱۹/۱، حدیث: ۶۲۷، مستدرک: ۲۲۶/۱) اسے امام حاکم، ذہبی اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔ امام اوزاعی، مالک، احمد بن حنبل اور شیخ احمد شاکر رحمہم اللہ وغیرہم نے بھی ہاتھ پہلے لگانے کو اختیار کیا ہے۔

② سنن أبی داود، الصلاۃ، باب صلاۃ من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود، حدیث: ۸۵۹ امام ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔

③ صحیح البخاری، الاذان، باب السجود علی الانف، حدیث: ۸۱۲۔ مسلم حدیث: ۴۹۰

فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ»(صحيح مسلم، باب نهى عن قرأة القرآن في الركوع والسجود، ح:٤٧٩)

"رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کیا کرو اور سجدہ میں دعا کرنے کی کوشش کیا کرو کیونکہ وہ قبولیت کے بہت قریب ہوتی ہے۔"

ایک روایت میں آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا:

«أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوْا الدُّعَاءَ» (صحيح مسلم، باب ما يقول في الركوع والسجود، ح: ٤٨٢)

"سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے سب (حالتوں) سے زیادہ قریب ہوتا ہے' پس (سجدہ میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔"

نماز خواہ فرضی ہو یا نفلی اس میں اپنے لئے اور باقی تمام مسلمانوں کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیوں کی دعا کرے اور سجدہ میں اپنے بازو پہلو' پیٹ اور رانوں سے الگ رکھے اور رانوں کو پنڈلیوں سے الگ رکھے [1] نیز بازو زمین سے اُٹھا کر رکھے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَنْبَسِطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ»(صحيح بخاري، الأذان، باب لا يفترش ذراعيه في السجود، ح:٨٢٢)

---

[1] ابوداود' باب إفتتاح الصلاة' حدیث: ۷۳۰-۷۳۴

”سجدہ میں اعتدال کیا کرو اور تم میں سے کوئی بھی اپنے بازو کتے کی طرح مت بچھائے۔“

⑩ سجدے سے سر اُٹھانا: تکبیر کہہ کر سر اُٹھائے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے،[1] دایاں پاؤں کھڑا کرے[2] اور دونوں ہاتھ رانوں اور گھٹنوں پر رکھ کر یہ دعا پڑھے:

«رَبِّ اغْفِرْلِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ» (سنن أبي داود، الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، ح: ٨٧٤)

”اے میرے رب! مجھے معاف فرما دے۔ اے میرے رب مجھے معاف فرما دے۔“

نیز یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ»(سنن أبي داود، الصلاة، باب الدعاء بين السجدتين، ح: ٨٥٠)

”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے رزق عطا فرما، مجھے عافیت سے رکھ، مجھے ہدایت دے۔“

---

[1] ابو داود، باب افتتاح الصلاۃ، حدیث: ۷۳۰۔

[2] صحیح البخاری، الاذان، باب سنۃ الجلوس فی التشھد، حدیث: ۸۲۸۔

جلسہ میں اس طرح اطمینان سے بیٹھے کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آجائے جس طرح رکوع کے بعد اعتدال کیا جاتا ہے کیونکہ نبی ﷺ رکوع کے بعد اور دو سجدوں کے درمیان لمبا اعتدال فرمایا کرتے تھے۔ [1]

(۱۱) دوسرا سجدہ کرنا: تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرے اور اس میں بھی اسی طرح کرے جس طرح پہلے سجدہ میں کیا تھا۔

(۱۲) سجدے سے سر اُٹھانا: تکبیر کہہ کر سر اُٹھائے اور تھوڑی سی دیر سیدھا بیٹھے جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا جاتا ہے۔ [2] اِسے جلسۂ استراحت کہتے ہیں۔

علماء کے دو اقوال میں سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ (یہ جلسہ) مستحب ہے، اگر کوئی اس کو ترک کر دے تو کوئی حرج نہیں اور اس میں کوئی ذکر ودعاء بھی نہیں ہوتی۔

---

(۱) صحیح البخاری، الاذان، باب الاطمأنینة حین یرفع رأسه من الرکوع، حدیث :۸۰۱۔

(۲) صحیح البخاری، الاذان، باب من استوٰی قاعدًا، حدیث :۸۲۳۔ سنن ابی داؤد۔ باب إفتتاح الصلاۃ، حدیث :۷۳۰۔

پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو' اگر آسانی ہو تو گھٹنوں کے سہارے کھڑا ہو ورنہ ہاتھ زمین پر ٹیک کر کھڑا ہو (۱) پھر پہلی رکعت کی طرح سورۂ فاتحہ (۲) اور اس کے بعد جتنا آسان ہو قرآن تلاوت کرے پھر اسی طرح کرے جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔

مقتدی کے لئے امام سے سبقت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا (۳) ہے اور امام کے ساتھ ساتھ چلنا بھی درست نہیں' بلکہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ امام کے رکن میں منتقل ہونے اور (تکبیر کی) آواز ختم ہونے پر بلا تاخیر انتقال کیا جائے۔ (۴) نبی ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) جلسۂ استراحت سے کھڑے ہونے کا مسنون طریقہ یہی ہے کہ ہاتھ زمین پر ٹیک کر کھڑا ہوا جائے جس طرح مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ظاہر ہے کہ ((اِعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ)) (صحیح البخاری' الاذان' باب کیف یعتمد علی الارض اذا قام من الرکعة' حدیث:۸۲۴

(۲) دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے ہی سورۂ فاتحہ شروع کر دینی چاہیئے یعنی دعاء استفتاح اور تعوذ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (مسلم' باب مایقال بین تکبیرة --- حدیث :۵۹۹)

(۳) نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا تم ڈرتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ (امام سے پہل کرنے والے کے) سر کو گدھے کے سر کی طرح کر دے۔" (بخاری۔ الجماعة والامامة۔ باب إثم من رفع رأسه قبل الامام' حدیث :۶۹۱)

(۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ⟵

«إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلاَ تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا» (صحيح مسلم، الصلاة، باب ائتمام المأموم بالإمام، ح: ٤١٤)

"امام اس لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے' سو اس سے مختلف عمل نہ کرو' جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو' جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو' جب «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» کہے تو تم «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» کہو اور جب سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔"

(۱۳) دو رکعتوں والی نماز : جب نماز دو رکعت والی ہو' جیسے نماز فجر' جمعہ اور عید تو (دوسری رکعت کے) دوسرے سجدے کے بعد دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں کو بچھا کر بیٹھے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ کر باقی تمام انگلیاں بند کر کے شہادت والی انگلی سے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعا کے وقت وحدت کا اشارہ

← نماز پڑھتے تھے جب آپ «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» کہتے (تو ہم آپ کے پیچھے قومے میں کھڑے ہو جاتے تھے اور پھر) ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے۔ (بخاری - باب متی یسجد من خلف الامام' حدیث: ۶۹۰' ۷۴۷' ۸۱۱)

کرے۔ [1] بہتر یہ ہے کہ چھنگلی (چھوٹی انگلی) اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کر کے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنا کر شہادت والی انگلی سے اشارہ کرے۔ [2] یہ دونوں طریقے نبی ﷺ سے ثابت ہیں۔ (چنانچہ) مناسب یہ ہے کہ کبھی ایک طریقہ اور کبھی دوسرے طریقہ پر عمل کیا جائے اور بایاں ہاتھ بائیں ران اور گھٹنے پر رکھے' پھر اس جلسہ میں یہ تشہد پڑھے:

«اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ»(صحيح البخاري، الأذان، باب التشهد في الأخرة، ح:٨٣١)

"(میری تمام) قولی' بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ کے لئے خاص ہیں' اے نبی! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت' سلامتی اور برکات ہوں اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں اور اس کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔"

---

[1] مسلم' باب صفة الجلوس فی الصلاة' حدیث :۵۸۰۔

[2] ابو داود' استفتاح الصلاة' باب رفع الیدین فی الصلاة' حدیث :۷۲۶

اس کے بعد یہ پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ»(صحيح البخاري، الدعوات، باب الصلوة على النبي ﷺ، ح: ٦٣٥٧)

"یا اللہ! حضرت محمد (ﷺ) اور آپ کی آل پر رحمت فرما' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی آل پر رحمت فرمائی۔ یقیناً تو قابل تعریف (اور) بزرگی والا ہے۔"

"یا اللہ! حضرت محمد (ﷺ) اور آپ کی آل پر برکت فرما' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور اُن کی آل پر برکت فرمائی۔ یقیناً تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔"

(اس کے بعد) اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں کی پناہ طلب کرے (اور یہ) پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ»(صحيح مسلم، المساجد، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، ح: ٥٨٨)

"اے اللہ! میں جہنم اور قبر کے عذاب سے' موت وحیات کے فتنہ اور

مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔"

پھر دنیا و آخرت کی بھلائیوں کے لئے جو پسند کرے وہ دعا کرے۔ اگر اپنے والدین اور دیگر مسلمانوں کے لئے دعا کرے تب بھی کوئی حرج نہیں' نماز خواہ فرضی ہو یا نفلی کیونکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے تشہد سکھلاتے ہوئے فرمایا:

«ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْا»(صحيح البخاري، الأذان، باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد وليس بواجب، ح: ٨٣٥)

"پھر وہ اپنی پسندیدہ دعا منتخب کر کے اس کے ساتھ دعا کرے۔"

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

«ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ» (صحيح مسلم، الصلاة، باب التشهد، في الصلاة، ح: ٤٠٢)

"پھر جو سوال چاہے منتخب کر لے (اور اللہ کے سامنے پیش کرے۔)"

یہ الفاظ ہر اس (دعا) کو شامل ہیں جو بندے کو دنیا و آخرت میں فائدہ پہنچائیں۔ پھر دائیں اور بائیں طرف ((اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) کہہ کر سلام پھیرے۔ [1]

---

[1] ابو داود' باب فی السلام' حدیث : ۹۹۶- دائیں طرف ((اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) کے ساتھ ((وَبَرَكَاتُهُ)) کے الفاظ بھی ثابت ہیں۔ (ابو داود' باب فی السلام' حدیث :۹۹۷- امام نووی رحمہ اللہ اور امام ابن حجر رحمہ اللہ نے اِسے صحیح کہا ہے۔)

(۳) **تین رکعتوں والی نماز :** اگر نماز تین رکعت والی ہو جیسے مغرب یا چار رکعت والی ہو جیسے ظہر' عصر اور عشاء تو (دوسری رکعت میں) مذکورہ تشہد اور نبی ﷺ پر درود شریف (۱) پڑھ کر گھٹنوں کے سہارے کھڑا ہو جائے اور تکبیر ((اَللّٰہُ اَکْبَر)) کہہ کر کندھوں کے برابر رفع الیدین (۲) کرے اور ہاتھوں کو سینے پر باندھ لے جس طرح (پہلی رکعت میں) گزر چکا ہے اور صرف سورۂ فاتحہ پڑھے۔ بسا اوقات اگر ظہر کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ سے کچھ زائد بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث سے یہ ثابت ہے۔ (۳)

پھر نماز مغرب کی تیسری اور ظہر' عصر اور عشاء کی چوتھی رکعت کے بعد تشہد اور نبی ﷺ پر درود شریف پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے عذاب جہنم' عذاب قبر' زندگی و موت کے فتنہ اور فتنۂ مسیح دجال سے پناہ طلب کرے اور کثرت سے دعائیں کرے جس طرح دو رکعتوں والی نماز کے بیان میں گزر چکا ہے۔ اس موقع اور دیگر مواقع پر یہ دعا بھی ثابت ہے:

---

(۱) درمیان والے تشہد میں اگر صرف تشہد پڑھا جائے تب بھی درست ہے۔ (مسند احمد: ۴۵۹/۱ اس کی سند صحیح ہے۔)

(۲) بخاری' الاذان' باب رفع الیدین اذا قام من الرکعتین' حدیث: ۷۳۹۔

(۳) ابو داود' الصلاۃ' باب تخفیف الأخریین' حدیث: ۸۰۴۔

﴿ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿٢٠١﴾ ﴾ (البقرة٢/ ٢٠١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی:

﴿ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿٢٠١﴾ ﴾ (صحيح البخاري، الدعوات، ح:٦٣٨٩)

"الٰہی! ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔"

البتہ اس تشہد میں ((تَوَرُّكْ)) کرنا چاہیئے یعنی بایاں پاؤں دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال کر سرین پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا کرے کیونکہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث اس پر دلالت کرتی ہے۔ [1] پھر دائیں اور بائیں طرف ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) کہہ کر سلام پھیرے۔ (پھر) تین دفعہ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) کہے اور یہ دعا پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ»(صحيح مسلم، المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ح:٥٩١)

---

[1] بخاری' کتاب الدعوات' باب قول النبی ﷺ ﴿ ربنا أتنا فی الدنیا...... ﴾

”یا اللہ! تو ((اَلسَّلَامُ)) ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے۔ اے جلال واکرام کے مالک! تو بہت بابرکت ہے۔“

«لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»(صحيح البخاري، الأذان، باب الذكر بعد الصلاة، ح: ٨٤٤)

”اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی (حکومت) اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

«لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، وَلاَ نَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ»(صحيح مسلم، المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، وبيان صفته، ح: ٥٩٧)

”نیکی کرنے کی قوت اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف اللہ کی توفیق سے ہوتی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں اور ہم صرف اُسی کی عبادت

کرتے ہیں۔ ہر نعمت کا مالک وہی ہے اسی کے لئے فضل اور اسی کے لئے اچھی تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں' ہم اپنی بندگی اسی کے لئے خالص کرنے والے ہیں خواہ کافروں کو ناگوار ہی گزرے۔"

❁ ((سُبْحَانَ اللّٰہِ)) ۳۳ مرتبہ' ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ)) ۳۳ مرتبہ' ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) ۳۳ مرتبہ اور سو (۱۰۰) پورا کرنے کے لئے ایک مرتبہ کہے:

«لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ»(صحيح مسلم، المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، وبيان صفته، ح:٥٩٧)

❁ ہر نماز کے بعد ((اٰیَۃُ الْکُرْسِی)) [1] ((قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد))' ((قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق)) اور ((قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس)) پڑھے [2] فجر و مغرب کی نماز کے بعد ان سورتوں کو تین تین بار پڑھنا مستحب ہے کیونکہ اس بارے میں نبی ﷺ سے صحیح حدیث ثابت ہے۔

---

[1] نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کو جنت میں جانے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکتی۔" (نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: ۱۰۰۔ اسے ابن حبان اور منذری نے صحیح کہا ہے۔)

[2] ابوداود' ابواب الوتر' باب فی الاستغفار' حدیث (۱۵۲۳)۔ اسے امام حاکم (۱/۲۵۳) ذہبی' ابن خزیمہ اور ابن حبان (حدیث ۲۳۴۷) نے صحیح کہا ہے۔

✿ اسی طرح (مذکورہ) ذکر کے ساتھ صبح اور شام کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھنا بھی نبی ﷺ سے ثابت ہے:

«لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ» (جامع الترمذي، الصلاة، باب ما يقول إذا سلم، ح:٢٩٩)

"اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہی اور اسی کی تمام تعریف ہے وہی زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔"

اگر وہ (نمازی) امام ہو تو تین مرتبہ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) اور ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْكَ السَّلاَمُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلاَلِ وَالْإِكْرَامِ)) پڑھنے کے بعد مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے [1] اور باقی مذکورہ اذکار پڑھے جس طرح کہ نبی ﷺ سے ثابت بکثرت احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے صحیح مسلم میں ایک حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [2] سے بھی مروی ہے اور یہ تمام اذکار سنت ہیں' فرض نہیں۔

---

[1] سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نماز سے فراغت کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوتے۔ (بخاری' باب یستقبل الامام الناس إذا سلم' حدیث :۸۴۵' ۱۱۴۳' ۱۳۸۶)

[2] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ سلام پھیرنے کے بعد اتنی دیر (قبلہ ⬅

ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے مستحب ہے کہ نمازِ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں ادا کرے اور (اسی طرح) نماز مغرب وعشاء کے بعد دو اور نماز فجر سے پہلے دو رکعت ادا کرے (اور یہ) کل بارہ رکعتیں ہوئیں (۱) اِن کو "رواتب" کہا جاتا ہے کیونکہ نبی ﷺ حَضَر (مقیم حالت) میں ان کا بہت خیال رکھتے تھے البتہ سفر میں سنت فجر اور وتر کے علاوہ (باقی) چھوڑ دیا کرتے تھے۔ (۲)

◄ کی طرف) بیٹھتے تھے کہ یہ کلمات پڑھ لیتے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَام .... (مسلم' باب استحباب الذکر بعد الصلٰوۃ وبیان صفتہ)

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دن اور رات میں (فرضوں کے علاوہ) بارہ رکعات ادا کرے اس کے لئے بہشت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ (ان کی تفصیل یہ ہے) چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد میں' دو رکعتیں مغرب کے بعد' دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے۔" (ترمذی ۔ الصلاۃ ۔ باب ماجاء فیمن صلی فی یوم ولیلۃ اثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ' حدیث: ۴۱۵)۔ امام ترمذی نے اس کو حسن صحیح کہا ہے اور اس کی اصل صحیح مسلم میں بھی ہے۔ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا بھی درست ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔ (بخاری ۔ باب التطوع بعد المکتوبۃ' حدیث : ۱۱۷۲' ۱۱۸۰) چار رکعات کو دو دو کر کے ادا کرنا چاہیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعتیں ہے۔" (ابو داود ۔ ابواب التطوع ۔ باب صلاۃ النہار حدیث: ۱۲۹۵۔ امام ابن خزیمہ (حدیث: ۱۲۱۰) اور امام ابن حبان رحمہما اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔)

(۲) بخاری ۔ تقصیر الصلٰوۃ ۔ باب من لم یر التطوع فی--- حدیث: ۱۱۰۱' ۱۱۰۲

اس بارے میں آپ ﷺ ہمارے لئے بہترین اسوۂ حسنہ ہیں' جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الأحزاب٣٣/ ٢١)

"رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں تمہارے لئے بہترین اسوۂ حسنہ ہے۔"

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

«صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ»(صحيح البخاري، باب الأذان، للمسافر، ح: ٦٣١)

"نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔"

افضل یہ ہے کہ یہ (مذکورہ سنن) رواتب اور وتر گھر ہی میں پڑھے جائیں' لیکن اگر کوئی شخص مسجد میں پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَفْضَلَ صَلاَةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلاَّ الصَّلاَةَ الْمَكْتُوْبَةِ»
(صحيح البخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من كثرة السؤال. . .، ح: ٧٢٩٠)

"فرضوں کے علاوہ آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا ہی افضل ہے۔"

ان رکعات (مذکورہ نوافل) پر دوام کرنا دخول جنت کا سبب ہے' کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلاَّ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ»(صحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض... ح:٧٢٨)

"جو مومن بندہ فرضوں کے علاوہ ہر دن اللہ تعالیٰ کیلئے بارہ رکعات نوافل ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔"
امام ترمذی نے اپنی روایت میں اس کی وضاحت بھی فرمائی ہے۔ [١]
اگر نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں، مغرب سے پہلے دو رکعتیں [٢] اور عشاء سے پہلے دو رکعتیں ادا کرے تو بہت بہتر ہو گا کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ»(جامع الترمذي، الصلاة، باب ما جاء في الأبع قبل العصر، ح:٤٣٠)

---

[١] یعنی ترمذی میں حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ان بارہ رکعات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ (ترمذی ۔ باب ماجاء فیمن صلی فی یوم ولیلة اثنتی عشرة رکعة من السنة، حدیث: ۴۱۵)

[٢] رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: "مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا کرو۔" تیسری مرتبہ فرمایا: "جس کا دل چاہے۔" یہ اس لئے فرمایا کہ کہیں لوگ اسے سنت مؤکدہ نہ بنالیں۔ (بخاری، باب الصلوٰۃ، قبل المغرب، حدیث: ۱۱۸۳)

"اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرے۔"

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلاَةٌ، بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلاَةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ»(صحيح البخاري، الأذان، باب بين كل أذانين صلاة لمن شاء، ح:٦٢٦)

"ہر اذان اور تکبیر کے درمیان (نفل) نماز ہے۔ ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے' پھر تیسری مرتبہ فرمایا جو چاہے (پڑھ لے)"

یہ (مذکور) اللہ تعالیٰ کے فقیر بندہ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ نے املاء کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے۔ اس کو' اس کے والدین اور تمام مسلمانوں کو معاف فرمائے۔ (آمین)

«وَصَلَّى اللهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاَتْبَاعِهٖ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ»



